145240 ـ پولیس رپورٹ اور قید كے خوف سے طلاق دے دى جائے تو كيا طلاق واقع ہو جائيگى

سوال

ميں سويڈن كا ايك مسلمان ہوں اور الحمد للہ پيدائشى ہى مسلمان ہوں، سارى عمر مہذب اور باادب رہا ہوں اور اللہ كا خوف ركھا ہے، كافر معاشرہ ميں رہنے كے باوجود نہ تو كبھى زنا كيا اور نہ ہى كسى دوسرے حرام كام كا ارتكاب كيا ہے.

ميرى پرورش ايك ايسے خاندان ميں ہوئى جس ميں اتفاق نہ تھا ميرے والد اور والدہ آپس ميں جھگڑتے رہتے اور ميرے متعلق شديد سختى كرتے حتى كہ والد صاحب نے مجھے مار مار كر لہولہان بھى كر ديتے، اور مجھے تكليف دينے كے ليے ميرا سر برف ميں ركھتے، اس بنا پر ميرے اندر لوگوں كا خوف سما گيا اور ميں ان كى تصديق نہ كرتا تھا.

اسى طرح نہ تو ميں زنا پسند كرتا ہوں اور نہ ہى جھوٹ بولنا، ميرى بيوى بھى سويڈن كى ايك مسلمان لڑكى ہے، وہ پيدائشى مسلمان ہے بلكہ بعد ميں اسلام قبول كيا ہے (تقريبا دو برس قبل) ميں نے مختلف اوقات ميں اسے تين طلاقيں دى ہيں ليكن مجھے يہ علم نہيں كہ آيا وہ مجھ پر حرام ہے يا نہيں ؟ ميں آپ كے سامنے معاملہ كى مكمل تفصيل پيش كرتا ہوں تا كہ آپ ميرى كچھ مدد كريں تفصيل كچھ اس طرح ہے:

آخرى چار برس ميں ميرى بيوى بہت زيادہ تبديل ہو گئى ميں اچانك بيمارى ہوگيا اور خطرناك بيمارى نے آ ليا جس نے جسم كو تباہ كر كے ركھ ديا اور كمزور كرديا، ميں اس كے ساتھ زندگى بسر كرتا رہا كبھى تو ميں محسوس كرتا كہ حالت صحيح ہے، اور كبھى محسوس كرتا كہ ميں اپنى انگلياں بھى نہيں ہلا سكتا.

ليكن ہميشہ تھكان سى محسوس كرتا اور زندہ رہنے كے ليے تقريبا ايك دن ميں بيس سے بھى زيادہ دوائى كى گولياں كھاتا ميرى بيمارى مجھے كمزور ہى كر رہى تھى اور مجھے بےہوشى كرنے كا باعث بھى بن جاتى، جس ميں بہت پريشان ہونے لگا اور ميرے اندر بہت سارى تبديلى آ گئى اور خيالات بھى بدل گئے، اور جسم ميں رعشہ طارى ہو گيا اور قدم بوجھل سے ہو گئے.

اس بيمارى كے باعث ميں نفسياتى مريض سا بن گيا اور بہت زيادہ خوفزدہ رہنے لگا اور ميرے اندر سب كے بارہ ميں منفى سوچ پيدا ہونے لگى حتى كہ (نعوذ باللہ) اللہ كے متعلق بھى منفى سوچ پيدا ہونے لگى، اور بعض اوقات ميں اپنے جى ميں اللہ كے متعلق غلط باتيں بھى كرتا، ان غلط افكار اور سوچ سے ميں چھٹكارا نہيں پا سكتا تھا، ليكن يہ افكار اور سوچ زبان پر نہيں آتے تھے بلكہ سوچنے تك ہى محدود رہے.

ميرا كوئى دوست نہيں ہے كيونكہ ميں كسى پر اعتبار نہيں كرتا اور نہ ہى كسى كى تصديق كرتا ہوں اور كسى پر بھروسہ نہيں تھا، ميرا خيال تھا كہ مجھے سب لوگ ہى ناپسند كرتے ہيں، اور اپنے دل ميں مجھے ہميشہ يہ شك سا پيدا رہتا كہ ميں مسلمان ہوں يا كہ كافر ؟

بعض علماء كرام كا كہنا ہے كہ: مجھے جادو كيا گيا ہے يا پھر مجھ پر جن كا سايہ ہے، ميرى زندگى جہنم بن چكى ہے، اور ميں نفسياتى اور جسمانى اور فكرى اور خيالاتى مريض بن چكا ہوں، جس كى بنا پر ميرى ملازمت بھى جاتى

رہی اور میرا مال بھی ختم ہوگیا اور کوئی دوست بھی نہ رہا، حتی کہ میں اکیلا ہوں، اور معاملہ یہاں تک جا پہنچا ہے کہ بعض اوقات تو میں اپنے لیے کھانا بھی نہیں پکا سکتا.

ایک روز مجھے میری بیوی ملی جسے اللہ نے میرے لیے بھیجا کہ میں زندگی کی امید پیدا کر سکوں تا کہ وہ اس بیماری اور میری زندگی میں میری ممد و معاون بن سکے، میں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے یہ بیوی عطا فرمائی جس کی مجھے توقع بھی نہ تھی، خاص کر جب میں جسمانی اور مالی طور پر تباہ ہو چکا تھا اور اکیلا تھا.

لیکن میں اس نعمت کی حفاظت نہ کر سکا جو اللہ نے مجھے عطا کی تھی، کیونکہ میری حالت بہتر نہ تھی، اور میں زندگی کی سب سے افضل و بہتر اور اچھی چیز اپنی بیوی سے ہاتھ دھو بیٹھا، لیکن مجھے علم نہیں کہ میں نے اسے کیسے کھویا اور کس طرح یہ نقصان کر بیٹھا ؟

میں اس کے متعلق شک کرنے لگا تھا اور اس کے بارہ میں خوفزدہ رہتا تھا، حالانکہ اس کا کوئی سبب بھی نہیں، میں رات کو اٹھتا تو مجھے اس کے متعلق عجیب و غریب سوچیں آتیں اسی طرح میں اس سے بغیر کسی سبب کے ہی بہت زیادہ جھگڑتا، میرے ذہن میں ایک آواز سی آتی جو بیوی کے بارہ میں میرے افکار اور سوچ کو خراب کر دیتی اور میں اسے جھوٹا سمجھنے لگتا اور بیوی پر کوئی اعتبار نہ کرتا.

اس کی کوئی غلطی دیکھتا تو اپنے آپ پر بہت جلد کنٹرول کھو بیٹھتا، اور بہت شدید مخالف ہوجاتا، پھر اچانک ہی مجھ پر رعشہ طاری ہو جاتا اور میرے پاؤں لڑکھڑانے لگتے اور میں عجیب و غریب اشیاء کے بارہ میں سوچنے لگتا اور طبعی حالت میں بولنے کی بھی استطاعت نہ رہتی اور اپنی سوچ اور خیالات سے قصہ گھڑ کر اپنے جی میں باتیں کرنے لگتا.

اور خوفزدہ و پریشان ہو کر بار بار ایسے کلمات ادا کرنے لگتا ہوں جس کا معنی بھی نہیں جانتا، پتہ نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے، اور اسی طرح میرے خیالات اور تصور میں زنا کی عجیب و غریب صورتیں اور حرام کام آتے ہیں جسے میں نے بچپن میں دیکھا تھا.

میں بیوی کے معاملہ میں بہت سخت ہوگیا اور غلط قسم کے شکوک کی بنا پر بھی اسے زدکوب کرنے لگتا، اور اس پر ہاتھ اٹھانے سے باز نہیں رہ سکتا، اللہ کی قسم میں ان اشیاء کا قصد نہیں کرتا اور ایسا کرنے کے بعد بہت روتا ہوں:

1 - پہلی طلاق کے بارہ میں گزارش ہے کہ: میں بہت ہی شکی مزاج شخص ہوں میں نے اس سے دریافت کیا کہ آیا تم نے اسلام قبول کرنے سے قبل زنا کیا تھا ؟ تو اس نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ میں سارا دن اسی سوچ میں رہا حتی کہ رات کے وقت میں برداشت نہ کر سکتا اور زنا کے افکار مجھے ابھارتے رہے حتی کہ مجھے اتنا غصہ آ گیا کہ میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا تو مجھ پر رعشہ طاری ہو کر پسینہ میں ڈوب گیا اور عجیب و غریب اور سخت قسم کے کلمات نکالنے لگا، اور بیڈ اور چارپائی پر مارنے لگا، مجھے ایک آواز آئی کہ بیوی کو طلاق دے دو.

بیوی ان دنوں حیض کی حالت میں نہ تھی، لیکن بعد میں اس نے بتایا کہ وہ حائضہ تھی اور حیض کی بنا پر اس دن فجر کی نماز بھی ادا نہیں کی تھی، اور کہنے لگی کہ حیض کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن مجھے اس معاملہ میں شک ہے اور خوفزدہ ہوں کہ یہ طلاق واقع نہ ہو چکی ہو.

2 ۔ دوسری طلاق: میں بالکل نارمل حالت میں تھا کہ بیوی نے مجھ سے طلاق کا مطالبہ کیا تو میں نے اسے طلاق دے دی، میرے خیال میں یہ طلاق شمار ہو گی.

۔ تیسری طلاق: شک کی بنا پر ہمارا آپس میں اختلاف ہو گیا اور اس عجیب و غریب احساس کی بنا پر مجھے بہت غصہ آیا اور میں عجیب و غریب اشیاء کے متعلق سوچنے لگا، اور اپنے اوپر کنٹرول نہ رکھ سکا، مجھے علم نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا اور یہ کلمات کیوں کہے، اس کے بعد وہ ڈرنے لگی اور غصہ کرنے لگی، اور مجھے چھوڑنے کا ارادہ کر لیا، لیکن جب میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا تو اس نے اپنے والد کو کہا کہ وہ پولیس کو بتائے کہ میں اسے زدکوب کیا کرتا تھا.

اس طرح پولیس مجھے پکڑ کر قید کر لےگی اور میں اپنا علاج بھی نہ کروا سکوں گا اور مجھے (200000) سویڈی کرونا جرمانہ بھی ادا کرنا پڑےگا، اور میری زندگی اور مستقبل تباہ ہو کر رہ جائیگا، مجھے علم ہے کہ میں اس سے برا سلوک کر تا رہا ہوں اور اسے زدکوب کیا کرتاتھا، لیکن میرا اپنے اوپر کنٹرول نہ تھا، میں نے کنٹرول کی کوشش کی لیکن ناکام رہا.

اس کے بعد میں نے ایك عالم دین سے دریافت کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے تو اس کے جواب نے مجھے اور پریشان کر دیا اس عالم دین کا کہنا تھا کہ: بیوی کی خوہش کے مطابق مجھے اسے طلاق دینی چاہیے، وگرنہ وہ پولیس کو بتا دے گی، چنانچہ میں نے بیوی کو ٹیلی فون کیا اور اس سے کہا مجھے اپنے کیے پر افسوس ہے، میرا تکلیف دینے کا کوئی ارادہ و مقصد نہ تھا، اور تم (پولیس کو بتا کر) مجھے اذیت و تکلیف سے دوچار مت کرو، میں تجھے ابھی طلاق دینے پر تیار ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ تم مجھے تکلیف مت دینا، اور بیوی اور اس کے خاندان کے خوف سے کہ کہیں وہ پولیس کو نہ بتا دیں طلاق کے الفاظ بول دیے، میں مجبور تھا کہ کہیں میری زندگی تباہ نہ ہو جائے.

لیکن اللہ کی قسم میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا تھا، کیونکہ میں بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں، اور پھر مجھے اس کی ضرورت بھی بہت زیادہ ہے، میں اس کے بغیر مر جاؤں گا کیونکہ میرا اور کوئی نہیں میں اکیلا ہوں وہی اکیلی میری مدد کرنے والی ہے اور مجھے کھلاتی پلاتی ہے، اور مجھے دوائی بھی دیتی ہے اور میری صحت کا خیال کرنے والی ہے، اسی طرح میں ہاسپٹل میں بھی نہیں رہ سکتا، اور نہ ہی کسی کو ملازم رکھ سکتا ہوں جو میری مدد کرے اور میرا خیال رکھے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سب سے پہلے تو ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو شفا و عافیت سے نوازے اور ہمیشہ آپ کو صحت مند

رکھے، اور دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرمائے.

ہم آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اور روزانہ بلا ناغہ صبح و شام کی دعائیں پڑھنے، اور شرعی دم استعمال کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، اور اسی طرح آپ ڈاکٹروں سے مشورہ کرتے رہیں اور نا امید مت ہوں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر بیماری کا علاج اور دوائی و شفا ضرور نازل کی ہے.

یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ وہ وسوسے اور خیالات میں بندے کا محاسبہ و مؤاخذہ نہیں کرتا.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے اپنے جی میں بات کرنے سے درگزر فرمایا ہے جب تك وہ اس پر عمل نہ کر لے یا پھر زبان سے ادائیگی نہ کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5269) صحیح مسلم حدیث نمبر (127).

اس لیے جب آپ ان وسوسوں کو ناپسند کرتے ہیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں، اور اسے ناپسند کرنے اور اس سے رکنے پر آپ کو اجروثواب ہوگا.

دوم:

بعض اہل علم کے ہاں حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہی اختیار ہے، اور شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ بھی یہی فتوی دیا کرتے تھے.

اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (72417) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

جب آدمی کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا جائے یعنی اگر طلاق نہیں دیتا تو اس کے بدن یا مال میں اذیت و تکلیف دی جائیگی، یا پھر کسی شخص کی جانب سے دھمکی ہو جس کے بارہ میں غالب گمان ہو کہ وہ شخص اپنی دھمکی پر عمل بھی کریگا، تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی.

زاد المستقنع میں درج ہے:

" جس شخص کو بھی اسے یا اس کی بچے کو تکلیف دینے کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے طلاق دینے پر مجبور کر دیا

جائے یا اس کا اتنا مال لینے کی دھمکی دی جائے جو اس کے لیے نقصاندہ ہو یا پھر کوئی ایک دھمکی دی جائے اور ظن غالب ہو کہ دھمکی دینے والا اپنی دھمکی کو نافذ کرنے پر قادر بھی ہو تو اس کے کہنے کے نتیجہ میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

اس بنا پر اگر آپ کے گمان میں غالب یہ ہے کہ بیوی اپنی دھمکی پر عمل کریگی اور پولیس کو رپورٹ کر دےگی جس کی بنا پر آپ کو قید ہو سکتی ہے اور جرمانہ کیا جا سکتا ہے اور آپ طلاق کے علاوہ کوئی طریقہ سے چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتے تو آپ کی دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ یہ مجبور کردہ کی طلاق ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحابہ کرام کا فتوی ہے کہ مکرہ شخص یعنی مجبور کردہ شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ ایک شخص نے پہاڑ سے شہد نکالنے کے لیے رسی لٹکائی، تو اس کی بیوی آ کر کہنے لگی: مجھے طلاق دو وگرنہ میں رسی کاٹ رہی ہوں، اس شخص نے اسے اللہ کا واسطہ دیا، لیکن بیوی نے ماننے سے انکار کر دیا، چنانچہ وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور یہ واقعہ ذکر کیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" جاؤ اپنی بیوی کے پاس واپس چلے جاؤ، کیونکہ یہ طلاق نہیں ہے "

اور پھر علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی عدم وقوع بیان کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 208).

چہارم:

آپ نے اپنی بیوی سے اس کے ماضی میں کیے گئے گناہ کے بارہ میں دریافت کر کے غلطی کی ہے، کیونکہ یہ چیز ایسی تھی جس پر اللہ نے پردہ ڈالا ہوا تھا، آپ اس کے بارہ میں تفتیش کیوں کر رہے ہیں، اور اس کو کیوں تلاش کرتے پھرتے ہیں ؟

اور پھر بیوی کے لیے اس کے بارہ میں بتانا لازم نہ تھا کہ وہ اس کے متعلق آپ کو بتاتی، بلکہ اس کے لیے اپنے آپ کو رسوا اور ذلیل کرنا جائز نہ تھا، بلکہ وہ اس کے متعلق توریہ اور کنایہ استعمال کر سکتی تھی، بلکہ اگر توریہ فائدہ نہ دیتا تو اس کے لیے جھوٹ بولنا جائز تھا.

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی بیوی سے معذرت کریں اور اس کے سامنے واضح کریں کہ یہ سب کچھ آپ کے ارادہ و

تصرف کے بغیر ہوا ہے، اور آپ ایسے وسائل اختیار کریں جو آپ کو اپنی بیوی کو مارنے اور اذیت دینے سے روکیں، اور آپ اللہ کی اس نعمت کی قدر کریں کہ اس بیوی نے کتنا صبر کیا ہے اور وہ آپ کا کتنا خیال رکھتی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفایابی و عافیت سے نوازے، اور آپ کو ایسے عمل کرنے کی توفیق دے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند فرماتا ہے.

واللہ اعلم .